سوال

میرا سوال ایسے موضوع کے متعلق ہے جس کی وجہ سے مجھے کچھ عرصہ سے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا رہا ہے ، تقریبا ایک برس سے مجھے طلاق ہوچکی ہے اور میرا کوئی بچہ بھی نہیں ، اب اس واقعہ کوایک برس مکمل ہوچکا ہے ، میرا سوال یہ ہے کہ : جس سے میری شادی ہوئی میں اسے شادی سے قبل بالکل نہیں جانتی تھی اس میں نے شادی صرف اس لیے کی کہ میرے والدین کا خیال تھا کہ وہ میرے لیے مناسب رہے گا ، جوکچھ میرے ساتھ ہوچکا سوہوچکا میں نے یہ سوچا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ میں جس سے شادی کروں اسے شادی کرنے سے قبل جان لوں ، میرا یہ کوئی مقصد نہیں کہ میں اس کے ساتھ عہد وپیماں کرتی رہوں اور اس کے ساتھ گھومتی پھروں ۔ بلکہ صرف یہ مقصد ہے کہ اس سے بات چیت اور تعارف ہوجائے تا کہ مجھے یہ علم ہوسکے کہ وہ میرے لیے مناسب بھی ہے کہ نہیں ؟ میں جس نقطے کی وضاحت کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنے جذبات مجروح نہیں کرنا چاہتی یا پھر یہ نہیں چاہتی کہ ایک بار پھر میرا معاملہ پھر طلاق پر جا کر ختم ہو۔ میرا سوال ہے کہ آیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ لڑکی اپنے لیے خاوند اختیار کرکے اس سے شادی کرے ؟ مجھے اس موضوع کی وضاحت کی اشد ضرورت ہے ، آپ کے تعاون پر آپ کی قدر کرتے ہوئے آپ کی مشکور رہوں گی اللہ تعالی آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے ۔

جواب

الحمد للہ

اسلام نے والد کے لیے بیٹی کی شادی کے وقت اجازت لینی مشروع کی ہے چاہے وہ لڑکی کنواری ہو یا پہلے سے شادی شدہ اور لڑکی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رشتہ کے لیے آنے والے مرد کے بارہ میں معلومات حاصل کرے ، معلومات حاصل کرنے کے لیے مختلف طریقوں سے اس کے بارہ میں پوچھا جاسکتا ہے ۔

مثلا لڑکی اپنے قریبی رشتہ داروں کو یہ کہے کہ وہ اس مرد کے دوست واحباب سے اس کے متعلق معلومات حاصل کریں کیونکہ دوسروں کی بنسبت اس کے دوسب واحباب جو کہ اس کے قریب رہتے ہیں زیادہ معلومات ہوں گی جو باقی لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتیں ۔

عقد نکاح سے قبل لڑکی کے لیے کسی بھی حالت میں لڑکے سے خلوت کرنی جائز نہیں ، اور نہ ہی اس کے سامنے بے پردہ ہوکر آنا جائز ہے ، اور یہ بھی معروف ہے کہ اس طرح کی ملاقاتوں میں لڑکے کی اصلیت اور طبیعت واضح نہیں ہوتی بلکہ وہ تکلف اور مجاملت سے کام لیتا ہے ، اگر وہ لڑکی اس کے ساتھ خلوت بھی کرلے اور باہر بھی چلی جائے پھر بھی اس کی شخصیت اور حقیقت واضح نہیں ہوسکتی ۔

بہت ساری لڑکیاں اپنے منگیتروں کے ساتھ باہر نکلنے کی معصیت کرنے کے باوجود بھی کچھ حاصل نہیں کرسکیں بلکہ ان کے اس کام کا انجام انتہائی تکلیف دہ رہا انہیں سوائے معصیت اور خلوت اور اپنا آپ اسے پیش کرنے کے کچھ حاصل نہیں ہوا ۔

کتنے ہی شیریں زبان میں کلام کرنے والے اپنی منگیتر کے جذبات سے کھیلتے اور اسے باہر لے کر نکلتے ہیں جس میں وہ اسے اپنا اچھا پہلو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں ، لیکن جب آپ اس کے بارہ میں لوگوں سے پوچھیں اور اس کے حالات کے بارہ میں دوسروں کے احساسات حاصل کریں تو کچھ مختلف قسم کا پہلو سامنے آئے گا ۔

اس لیے منگیتر کے ساتھ خلوت اور اس کے ساتھ نکلنے سے بھی یہ مشکل حل نہیں ہوگی ، اگر ہم یہ فرض کریں کہ اس میں یہ فائدہ تو ہے کہ اس کی شخصیت نکھر کے سامنے آجاتی ہے ، لیکن اس پر جو معصیت اور گناہ مرتب ہوتے ہیں جن کا انجام کوئی اچھا نہیں ہوتا یہ نقصان اس فائدہ سے بہت ہی زیادہ ہے ، اسی لیے شریعت اسلامیہ نے اجنبی مرد کے ساتھ خلوت اور اس کے سامنے کرنے کا حکم دیا ہے ، اور منگیتر بھی اجنبی ہی ہے ۔

پھر ہم یہ بھی ضروری ہے کہ ہم ایک بہت ہی اہم معاملہ نہ بھولیں کہ شرعی عقد نکاح سے کے بعد رخصتی سے قبل عورت کے پاس بہت وقت ہوتا ہے کہ وہ مرد کی تخصیت کے بارہ میں معلومات حاصل کرے اوراس کے بارہ میں جس چیز کی تحقیق کرنا چاہے کر سکتی ہے ، کیونکہ عقد نکاح کے بعد وہ اس سے خلوت بھی کر سکتی ہے اوراس کے ساتھ باہر گھومنے بھی نکل سکتی ہے ۔

اگراس عرصہ میں کسی ایسے معاملے کا انکشاف ہوجائے جسے وہ برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتی تواس سے خلع حاصل کر سکتی ہے ، لیکن جب عقد نکاح سے قبل اس کے بارہ میں اچھے طریقے سے معلومات اکٹھی کرلی جائیں اور لوگوں اوراس کے اقرباء اوردوست واحباب سے پوچھ لیا جائے توپھر غالب طور پر نتیجہ اچھا ہی نکلتا ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کےلیے اچھائی اوربھلائی اختیار کرے اورآپ جہاں بھی ہوں آپ کےلیے آسانی پیدا فرمائے ، اورہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے ۔

والله اعلم.

اسلام سوال وجواب

7492